نقد و بحث

مولانا محمد امین اثری (مبارکپوری)

مشہور واقعہ ابو شحمہ ابن عمرؓ پر حد جاری کرنیکی حقیقت

امیر المومنین فاروق اعظم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حق پرستی، انصاف پروری، اجراء حدودِ الٰہی میں عزیز و بے گانہ کے ساتھ ان کے یکساں برتاؤ کی روشن اور درخشاں حیثیت کو ان کے فرزند ابو شحمہ کے متعلق ایک بے بنیاد و بے اصل خود ساختہ واقعہ کے ذریعے منظر عام پر لانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

حالانکہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بے نظیر انصاف پروری اور عدل گستری آپکے دور خلافت کے طریق کار یہ سب ایسے صحیح اور معتبر تاریخی روایات سے ثابت اور مشہور ہیں کہ ان کے بعد اس قسم کے گھڑے ہوئے قصوں کے ذریعے ان کی انصاف پروری اور دینی صلاحیت کو اجاگر کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے حضرت ابو شحمہ کے متعلق قصہ داستان گو واعظین، غیر محتاط صوفیاء اور غیر محقق واقعہ نگاروں کی رنگ آمیزیوں کا رہین منت ہے۔ اصل حقیقت کچھ اور ہے جو ان کی رنگ آمیزیوں میں گم ہو کر رہ گئی اور حضرت ابو شحمہ کا پاک دامن غلط کاری کے مکروہ و معیوب دھبوں سے داغدار ہو گیا ہمیں افسوس ہے کہ بعض مصنفین نے ایک ایسے واقعہ کو جس کا تعلق برگزیدہ مقدس ہستیوں سے ہے، تاریخ اور اصول روایت کے مطابق چھان بین کئے بغیر شائع کر دیا۔

اس واقعہ کے متعلق ماہرین فن اور معتبر مستند مؤرخین کی تصریحات درج کی جاتی ہیں تاکہ ناظرین کو اصل واقعہ معلوم ہو جائے اور یہ حقیقت ان کے ذہن نشین ہو جائے کہ ابو شحمہ کا دامن معصیت کے داغ سے پاک و صاف ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی المتوفی ۹۱۱ ھ نے اپنی مشہور کتاب اللآلی المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ میں اس قصہ کو مختصر اور مطول دو طرح سے ذکر کیا ہے۔ مختصر واقعہ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ پچاس کوڑے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے مارے اور پچاس کوڑے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے۔ علامہ سیوطی نے اس واقعہ کے متعلق اپنا تحقیقی فیصلہ اور تحقیقی تبصرہ یوں تحریر فرمایا ہے۔

موضوع وضعہ القصاص وفی الاسناد من ھو مجھول۔

"یہ واقعہ سرتاپا بے اصل و بے بنیاد گھڑا ہوا ہے جسے داستان گو واعظین نے بنا اور گھڑ لیا ہو سلسلہ سند میں نامعلوم اشخاص موجود ہیں"

اور مطول قصے کے بعد لکھتے ہیں۔

موضوع فیہ مجاھیل قال الدار قطنی حدیث مجاھد عن ابن عباس فی حدیث ابی شحمہ لیس بصحیح وروی من طریق عبد القدوس

یہ گھڑی ہوئی اور بالکل بے سند بات ہے سلسلۂ سند میں کئی نامعلوم افراد ہیں۔ دارقطنی کہتے ہیں کہ مجاہد کی وہ حدیث جو ابن عباس سے ابو شحمہ کے بارے میں روایت کی

ابن الحجاج عن صفوان ؓ بينه وبين عمر رجال

جاتی ہے۔ صحیح نہیں ہے۔ عبد القدوس بن حجاج سے بھی یہ قصہ مروی ہے لیکن یہ عبد القدوس جھوٹا اور کذاب ہے۔ حدیثیں خود اپنی طرف سے بنا بنا کر بیان کرتا تھا اور اس کے اوپر راوی صفوان اور عمرؓ کے درمیان سلسلۂ سند منقطع ہے۔"

علامہ محمد طاہر تذکرۃ الموضوعات ص۱۸۰ میں لکھتے ہیں

حديث ابی شحمه ولد عمر رضی الله عنه وزناه واقامة عمر عليه الحد وموته بطوله لا يصح بل وضعه القصاص انتهى (وهكذا فی الفوائد المجموعة ص۶۹ للعلامة الشوكانی وفی مجمع بحار الانوار - ص۱۵۱ ج ۳)

"ابو شحمہ ابن عمرؓ کا واقعہ زنا۔ ان پر حد جاری کرنا اور اس کی وجہ سے ان کی موت پر یہ پورا قصہ غلط ہے اور گھڑا ہوا ہے۔

اصل واقعہ علامہ ابن سعد و علامہ ابن الجوزی وغیرہم کی تصریحات کے مطابق واقعہ اس قدر ہے کہ ابو شحمہ رضی اللہ عنہ مصر میں جہاد کی غرض سے تشریف فرما تھے۔ عرب میں نبیذ استعمال کرنے کا عام دستور تھا کھجور یا کشمش شام کو پانی میں بھگو دیتے۔ صبح تک پانی میٹھا ہو کر شربت بن جاتا۔ صبح کے ناشتے یا کھانے کے ساتھ اس شربت کو استعمال کرتے اور اسی طرح صبح کو بھگو دیتے اور شام کو کھانے کے ساتھ یہ شربت پیتے۔ اس شربت کو جس میں نہ کوئی خاص بو پیدا ہوتی اور نہ ذرہ بھر نشہ۔ نبیذ کہا جاتا ہے جس کا استعمال باتفاق علماء جائز اور مباح ہے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسے استعمال فرماتے تھے۔ (ابوداؤد ص۱۶۶، ج ۲ بروایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نشہ کا شبہ اور گمان ہو جانے کے بعد جس کی خاص ظاہری علامتیں ہیں نبیذ کا پینا حرام اور ممنوع ہے)

حضرت ابو شحمہؓ جو نہایت متورع اور متدین شخص تھے سنت نبوی کے مطابق نبیذ استعمال فرماتے ایک دن کا واقعہ ہے کہ اس اطمینان کے بعد کہ نبیذ میں سکر (نشہ) کا اثر نہیں آیا ہے انہوں نے نبیذ استعمال کی۔ کچھ دیر کے بعد انہیں نشہ کا معمولی اثر محسوس ہوا۔ شرعاً انہوں نے کوئی تقصیر نہیں کی تھی اس لئے ملامت یا تعزیر وحد کے مستوجب قطعاً نہ تھے۔ نہ دیانۃً اور قضاءً لیکن غلبۂ خوف الٰہی اور غایت ورع وخشیت الٰہی کی وجہ سے انہوں نے اپنے کو قصور وار سمجھا محض اس لئے کہ اس معاملے میں جس غایت درجہ احتیاط و اطمینان کی ضرورت تھی اس سے انہوں نے کام نہ لیا۔ بہر کیف وہ حضرت عمرو بن العاص (فاتح مصر) گورنر کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں کہ مجھ پر حد شرعی جاری کیجئے ورنہ دربار خلافت میں رپورٹ کر دوں گا کہ عمرو بن العاص حدود الٰہی کے جاری کرنے میں کمزور اور سست ہیں۔ فاروق اعظم کے جلال اور تصلب فی الدین کا نقشہ سامنے آگیا۔ ابو شحمہ کے اطمینان قلب کیلئے حد جاری کر دی لیکن قصر حکومت میں جہاں عام مجمع نہ تھا۔ واقعہ نگاروں نے اس واقعہ کی اطلاع دربار خلافت میں کر دی

امیر المومنین نے گورنر مصر کو ملامت آمیز خط لکھا کہ میرے بیٹے ابو شحمہ کے ساتھ اجراء حدود الہٰی میں عام مسلمانوں جیسا برتاؤ کیوں نہیں کیا؟ یعنی عبرت کیلئے عام مجمع میں کیوں نہ حد جاری کی گئی؟ پھر جب ابو شحمہؓ مدینے پہنچے تو خلیفہ وقت نے عام مجمع میں ابو شحمہؓ کو بے احتیاطی کرنے پر جسمانی سزا دی جیسے باپ بیٹے کو اس کے کسی قصور پر سزا دیا کرتا ہے۔ کچھ دنوں کے بعد ابو شحمہؓ اتفاق سے بیمار پڑ گئے اور اسی بیماری میں انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ ہے اصل واقعہ جس کو داستان گو واعظین نے کچھ کا کچھ بنا دیا ہے۔

علامہ ابن عبد البرؒ یہ واقعہ اس طرح لکھتے ہیں:۔

عبد الرحمٰن بن عمر الاوسط ھو ابو شحمہ وھو الذی ضربہ عمرو بن العاص بمصر فی الخمر حملہ الی المدینۃ فضربہ ابوہ الوالد ثم مرض ومات بعد شھر ھکذا یرویہ معمر عن الزھری عن سالم عن ابیہ۔ واما اھل العراق فیقولون انہ مات تحت سیاط عمر وذالک غلط وقال الزبیر اقام علیہ عمر حد الشرب فمرض ومات۔ (الاستیعاب ص۳۹۴ ج ۲)

علامہ طاہرؒ اس واقعہ کا ذکر اس طرح فرماتے ہیں۔

ماروی ان عبد الرحمٰن الاوسط من اولاد عمر ویکنی اباشحمہ غازیا بمصر فشرب نبیذ الفجاء الی ابن العاص وقال اقم علیّ الحد ودفا متنع فقال اخبر ابی اذا تدمت فضربہ الحد فی دارہ فلامہ عمر قائلا الا فعلت بہ ما تفعل بالمسلمین فلما قدم علی ضربہ واتفق ان مرض فمات المجمع بحار الانوار ص۵۱۸ ج۳)

ٹھیک یہی واقعہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ اللآلی المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ میں لکھتے ہیں

"زبیر بن بکار اور ابن سعد نے طبقات میں اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کا بھی قول ہے کہ عبد الرحمٰن الاوسط جن کی کنیت ابو شحمہؓ تھی مصر میں مجاہد اور غازی کی حیثیت سے تھے ایک رات کو نبیذ پی لی جس سے کچھ نشہ محسوس کیا اس وقت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ مجھ پر حد لگایئے۔ (چونکہ شرعی نقطۂ نظر سے حد کے سزاوار نہ تھے اس لئے) عمرو بن العاصؓ نے اقامت حد سے انکار کیا، لیکن ابو شحمہ اپنے اوپر حد لگوانے کے لئے اڑے رہے اور کہا کہ اگر آپ اس سے گریز فرمائیں گے تو میں اپنے باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آپ کے وہاں پہنچنے پر اس کی شکایت کر دوں گا۔ الغرض عمرو بن العاص نے ابو شحمہ کے اصرار پر قصر حکومت کے اندر ان پر حد قائم کی جس پر حضرت عمرؓ نے عمرو بن العاصؓ کو ملامت آمیز لہجہ میں تحریر فرمایا کہ جس طرح عام مسلمین پر حدیں جاری کی جاتی ہیں۔ اس طرح ابو شحمہؓ پر بھی حد کیوں نہ قائم کی گئی؟ پھر جب ابو شحمہ واپس مدینہ آئے تو خود حضرت عمرؓ نے (تادیبی طور پر) جسمانی سزا دی اس کے بعد اتفاقی طور پر عبد الرحمٰن بیمار ہو گئے اور یہی علالت ان کی وفات کا باعث بنی۔" (وہکذا فی فوائد المجموعہ ص۶۹ وتذکرۃ الموضوعات ص۱۸۰ واسد الغابۃ ص۳۱۲ ج۳۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین